وجعلنٰکم شعوباً وقبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللّٰہ اتقٰکم

اور ہم نے تمہارے گروہ اور قبیلے بنائے
تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو، بے شک تم میں زیادہ
عزت والا وہ ہے جو تم سے زیادہ پرہیزگار ہے

مرآۃُ الاعوان

اعوان قبیلہ تاریخ کے آئینے میں

مؤلفہ

مولانا محمد نور الحق حمیدی ایم اے ایم او ایل

انتساب

میں اپنی یہ کاوش پیکر خوبی و کمال عزت ماب حضرت صاحبزادہ حامد عزیز حمیدی مد ظلہ العالے (زیب سجادہ آستانہ عالیہ مکان شریف کفری وادی سون) کے نام نامی سے منسوب کرتا ہوں جنکی پروقار شخصیت اعوان برادری کیلئے باعث عزت و افتخار ہے

میری پیشکش ہے برائے قبول
یہی چند کلیاں یہی چند پھول

ناچیز
محمد نورالحق حمیدی

حرف آغاز

اعوان قبیلہ کا شمار پاکستان کے ممتاز اور معروف قبائل میں ہوتا ہے اس قبیلہ میں بڑے پڑھے لکھے لوگ موجود ہیں ان میں علماء بھی ہیں اور صوفیاء بھی ادباء بھی ہیں اور شعراء بھی اسکے علاوہ تمام شعبہ ہائے زندگی میں اس قبیلہ کے افراد موجود ہیں لیکن آج تک کسی نے پوری سنجیدگی سے اپنی تاریخ کی طرف توجہ نہیں دی : کا ثبوت وہ کتابیں ہیں جو آج تک اس قبیلہ کی تاریخ کے سلسلہ میں منصۂ شہود پر آچکی ہیں ان کتابوں کو پڑھ کر اعوانوں کا ماضی محض افسانہ لگتا ہے یہ کتابیں تضادات سے بھری ہوئی ہیں بلکہ ایک مصنف کی دو کتابوں میں واضح تضاد ملتا ہے یہ کتابیں کیونکہ اب متداول نہیں رہیں اس لئے ان کی خامیاں اور تضادات نگاہوں سے اوجھل ہیں

قبیلہ کا ایک بڑا طبقہ چونکہ قصہ گوؤں سے سنی سنائی روایتوں پر مطمئن ہے اس لئے اس سلسلہ میں تحقیق و تدقیق سے کام لینے کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی حالانکہ اعوان جیسے معروف قبیلہ کی تاریخ ہر قسم کے شکوک و شبہات سے پاک ہونی چاہئے تھی

مزید برآں اس حوالہ سے لکھی گئی کتابیں صرف ایک صدی کے حالات پر محیط ہیں مثلاً" سب سے پہلے مولوی حیدر علی لدھیانوی نے ۱۸۹۶ء میں تاریخ علوی کے نام سے ایک کتاب لکھی اس کے کچھ عرصہ بعد تاریخ حیدری' زادالاعوان' باب الاعوان' تحقیق الاعوان' تاریخ الاعوان' تزکرہ الاعوان اور حقیقت الاعوان کے نام سے کتابیں لکھی گئیں ۱۸۹۶ء سے قبل کی تاریخ جو تقریباً" نو سو سال پر محیط ہے کا کوئی حوالہ دستیاب نہیں اور بقول مصنف باب الاعوان "جب تک یہ تاریخ متاخر بھی قائم نہ ہو تب تک اصل اعوان و غیر اصل اعوان متمیز نہیں ہو سکتے" (باب الاعوان صفحہ ۸۹)

اعوان قبیلہ کے سب سے پہلے مورخ جناب مولوی حیدر علی نے جو تاریخ علوی لکھی ہے اس میں انہوں نے کس طرح داد تحقیق دی ہے ملاحظہ فرمائیں

"سترہواں بیٹا (قطب شاہ کا) ہرپال بن انند پال بن جیپال شامل کیا جاتا ہے کیونکہ اس نے حضرت کے حرم میں پیدائش پائی اور آپ نے اس کو اپنے بیٹوں کے برابر حقوق عطا فرمائے اور وصیت کی کہ میری اولاد کا فرض ہوگا کہ وہ ہرپال کی اولاد کو میرے اور بیٹوں کے برابر سمجھے چنانچہ وہ برابر ہر طرح سے کھرے اعوان سمجھے جاتے ہیں" (تاریخ علوی صفحہ ۱۵)

تاریخ باب الاعوان کی عبارت بھی اعوان محققین کو دعوت فکر دیتی ہے۔

آج کل عہد انگریزی میں ہم نے بہت اقوام کے لوگ دیکھے ہیں جو نصب سے اعوان نہیں تھے اور انہیں میں بود باش کرنے سے اعوان مشہور ہو گئے ہیں ایسے لوگوں کی فہرست کتاب ہذا میں درج نہیں کرتا ہوں اور تجسس (تلاش) کے بعد پھر لکھوں گا اسجگہ بھی لکھ ہی دیتا ہوں کہ اصل اعوان تھوڑے ہیں اور مدعی اعوان ہونے کے بہت لوگ ہیں حضرت عون قطب شاہ رحمتہ اللہ علیہ سے ملنا اور اپنا سلسلہ نسل کا ان کو پہنچانا بہتوں کی دلی آرزو اور طبعی فخر ہے لیکن کامل ثبوت سے سلسلہ نسل قطب شاہی خاندان کے ساتھ تھوڑے لوگ پہنچ سکتے ہیں (باب الاعوان صفحہ ۸۹ مطبوعہ ۱۳۱۹ھ)

مزید برآں جناب مولوی نورالدین کے علاوہ کسی تذکرہ نگار نے حضرت قطب شاہ کی جائے ولادت تاریخ ولادت تاریخ وفات اور مدفن کا ذکر نہیں کیا اس سلسلہ میں بھی ہنوز تحقیق کی ضرورت ہے

محترم جناب ملک محمد سرور خان اعوان آف نوشہرہ جن کی فرمائش پر یہ سطور لکھی جا رہی ہیں اعوان قبیلہ کے لئے بڑا دردمند دل رکھتے ہیں اس سلسلہ میں وہ حتی المقدور کوشش کر رہے ہیں لیکن یہ کام کسی ایک فرد کا نہیں بلکہ اس کے لئے

ایک تحقیقاتی کمیٹی قائم ہونی چاہئے جو پوری تحقیق کے بعد ایک مکمل اور متفقہ تاریخ اور سلسلہ نسب مرتب کرے

محولا بالا کتب میں جناب قطب شاہ کو کسی مصنف نے حضرت محمد بن حنفیہ کی طرف کسی نے حضرت عباس علمبردار کی طرف اور کسی نے حضرت زبیر کی طرف منسوب کیا ہے جو کہ تاریخی طور پر درست نہیں

اس کتابچہ کی ترتیب میں دستیاب کتب سے مواد حاصل کیا گیا ہے جس کی صحت و سقم کے ذمہ دار ان کتابوں کے مصنفین ہیں

اولاد علی رضی اللہ عنہ

مورخین کی تصریح کے مطابق حضرت علی کرم اللہ وجہ کے صرف پانچ بیٹوں سی نسل چلی ہے باقی فرزند لاولد یا شادی سے پہلے فوت ہوئے یا کسی معرکہ میں شہید ہو گئے چنانچہ کتاب روضۃ الشھداء فارسی کی عبارت ہے

☆ از پنج پسران امیر عقب ماند حسن و حسین و محمد اکبر کہ محمد بن حنفیہ گویند و عباس شہید و عمر اطرف (صفحہ ۳۷۷)

☆ مناقب المحبوبین فارسی ذکر حضرت علی صفحہ ۱۱ پر ہے

واما نسل علی المرتضیٰ از پنج پسران باقی ماند یعنی امام حسن و حسین و محمد بن حنفیہ و عمر و ابوالفضل عباس

☆ کتاب نسب الاقوام عربی مطبوعہ ایران کے مطابق

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پانچ صاحبزادوں سے سلسلہ نسل چلا اور کتاب تقریب التہذیب کے مطابق آپ کے پانچوں فرزندوں کے اولاد کو علوی کہا جاتا ہے تاہم دیار ہند میں ایک امتیاز ہے کہ حسنین کریمین کی اولاد کو سید اور باقی فرزندوں کے اولاد کو علوی کہا جاتا ہے ان پانچ صاحبزادوں

کے علاوہ آپکے کسی فرزند سے نسل نہیں چلی بعض تذکرہ نگاروں نے آپکے سلسلہ نسل کو حضرت زبیر کے ساتھ ملانے کی کوشش کی ہے جو تاریخی طور پر غلط ہے

قطب شاہی اعوان حضرت عباس کی اولاد ہیں

کتاب میزان ہاشمی' میزان قطبی اور خلاصۃ الانساب کے مطابق اعوانوں سے مورث اعلی قطب شاہ اولاد عباس علی رضی تعالی عنہ ہیں چنانچہ کتب مذکورہ کی اصل عبارت اس طرح ہے

"ومن العلویین الاعوان و شجرتھم ھذہ عون بن یعلی بن حمز بن طیار بن قاسم بن علی بن جعفر بن حمز بن حسن بن عبیداللہ بن عباس بن علی بن ابی طالب بن ھاشم القریشی و عون بن لعلی المشہور ۔علی بن قاسم و عبدالعلی و عبدالرحمن و ابراھیم و قطب شاہ کان من البغداد فسافرالی الھند و اقام ھنا و اولادہ اکثرھم المشہورون بالعلویین و بعضھم بالاعوان"

ترجمہ

علویوں سے اعوان ہیں اور ان کا شجرہ نسب اس طرح ہے عون بن ۔علی بن حمزہ بن طیار بن قاسم بن علی بن جعفر بن حمزہ بن حسن بن عبیداللہ بن عباس بن علی بن ابی طالب بن ہاشم قریشی

عون بن لعلی جو علی بن قاسم عبدالعلی عبدالرحمان ابراھیم اور قطب شاہ کے نام سے بھی معروف ہیں بغداد کے رہنے والے تھے انہوں نے اور ان کی اولاد نے یہاں سے ہند کا سفر کیا اور وہاں کچھ عرصہ قیام کیا ان کی اولاد میں کچھ لوگ علوی اور کچھ اعوان مشہور ہوئے

حضرت قطب شاہ کے حالات زندگی

میزان ہاشمی کی فارسی عبارت کا ترجمہ جس سے جناب قطب شاہ کے حالات زندگی پر کافی روشنی پڑتی ہے

نام مبارک عون ہے اور عباس علی کی اولاد ہیں ان کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ کی حقیقی بہن تھیں جناب عون پہلے امامیہ عقائد رکھتے تھے جب ان کا بیٹا گوہر علی پیدا ہوا تو ان کے دل میں شیعہ مذہب کے بارے میں شکوک و شبہات پیدا ہو گئے انہوں نے معاصر علماء سے ان کے بارے میں کافی بحث و تمحیص کی لیکن کہیں سے تشفی نہ ہوئی پھر امامیہ عقائد کے مطابق تقیتہ" علماء شیعہ سے اپنے شکوک و شبہات کو اہل سنت کی طرف منسوب کر کے جوابات طلب کئے لیکن ان جوابوں سے ان کی ذہنی پراگندگی اور قلبی خلجان میں اور اضافہ ہوا یہاں تک ۴۷۱ھ میں انکی زوجہ کی ہمشیرہ حضرت فاطمہ کی گود میں حضرت غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ جلوہ فگن ہوئے ایک دن جناب عون اپنی اہلیہ عائشہ کے ہمراہ ان کی بہن فاطمہ کے گھر کسی کام کی غرض سے گئے تو حضرت غوث اعظم کے حسن و جمال سے اس حد تک متاثر ہوئے کہ ان کے دل سے امامیہ عقائد یکلخت محو ہو گئے اسی دن اہل سنت کے طریقہ پر نماز ادا کی اور ہمیشہ تقیتہ" اسی طریقہ پر نماز ادا کرتے رہے یہاں تک کہ حضرت غوث اعظم کی غوثیت کا ڈنکا چار دانگ عالم میں بجنے لگا اور لوگ اطراف و اکناف سے حاضر ہو کر بیعت سے مشرف ہونے لگے جناب عون حضرت غوث پاک کی خدمت میں حاضر ہو کر آپکی بیعت کی سعادت سے بہرہ مند ہوئے لیکن اس بات کو اپنے ساتھیوں سے پوشیدہ رکھا یہاں تک کہ وہ قطب مدار کے درجہ پر فائز ہوئے اپنے بڑے فرزند گوہر علی کو اس راز سے آگاہ کر کے حضرت غوث پاک کی خدمت میں حاضر کیا اور وہ بھی بیعت کے شرف سے مشرف ہوئے کچھ دنوں کے بعد مذہب اہل سنت کو اعلانیہ اختیار کر لیا اور لوگوں کو معلوم ہو گیا کہ جناب عون اور ان کا سارا خاندان شیعیت سے تائب ہو

کر غوث پاک کا حلقہ بگوش بن چکا ہے اب جناب عون اپنے تمام عزیز رشتہ داروں کو ساتھ لے کر بارگاہ غوثیت میں حاضر ہو گئے حضرت غوث پاک نے بعض کو وہیں بغداد میں ٹھہرنے اور بعض کو ہند کی طرف سفر کرنے کا حکم صادر فرمایا چنانچہ حسب ارشاد عون اپنے بیٹوں عبداللہ اور محمد کو ساتھ لے کر ہندوستان روانہ ہوئے اور کچھ لوگوں کو غوث پاک کی خدمت میں چھوڑا عون نے چند سال ہندوستان میں قیام کر کے قادری سلسلہ کی خوب اشاعت کی وہ ہند میں قطب شاہ کے لقب سے مشہور ہوئے کیونکہ وہ قطب مدار کے مرتبہ پر فائز تھے اس وجہ سے حضرت غوث پاک کے مرید انہیں قطب کہتے تھے اور ہندوستانیوں نے انکے ساتھ لفظ شاہ کا اضافہ کر دیا پھر قطب شاہ حضرت غوث الاعظم کے فرمان سے واپس بغداد پہنچے اور پہنچتے ہی مرض اسہال میں مبتلا ہو کر صاحب فراش ہو گئے حضرت غوث پاک ان کی عیادت کیلئے تشریف لائے یہاں تک کہ شب جمعہ ۳ رمضان ۵۰۶ ہجری کو داعی اجل کو لبیک کہا حضور غوث اعظم نے نماز جنازہ پڑھائی اور مقبرہ قریش میں مدفون ہوئے تعزیتی رسوم سے فارغ ہو کر ہر کوئی اپنے اپنے کاروبار میں لگ گیا اس وقت آپکے بیٹے گوہر علی کی اولاد سے چار افراد موجود تھے

گوہر علی (دادا گولڑہ) حضرت غوث اعظم کے فرمان کے مطابق اپنی اولاد کے ہمراہ ھندوستان میں اقامت پذیر ہو گئے ان کی اولاد اب تک ھندوستان میں موجود ہے

ھندوستان میں حضرت غوث اعظم کے عقیدت مندوں کی کثرت کی وجہ یہ ہے کہ قطب شاہ اور انکی اولاد نے ھندوستان میں سلسلہ قادریہ کی اشاعت کیلئے گراں قدر خدمات سرانجام دیں

عون قطب شاہ نے حضرت غوث اعظم کی ولادت سے قبل کچھ عرصہ ھرات میں بھی قیام کیا ان دنوں ھرات میں قبیلہ علویہ ہراتیہ کے اکثر لوگ موجود تھے انکے بیٹے گوہر علی کی ولادت بھی وہیں ہوئی

لفظ قطب کی تحقیق

اولیاء اللہ کے مختلف طبقات ہیں اور یہ طبقے روحانی مراتب و مدارج کی بنیاد پر بنتے ہیں ان طبقات میں ایک طبقہ قطب کہلاتا ہے

قطب کا لغوی معنی چکی کے نچلے پاٹ کی وہ میخ ہے جس پر چکی کا اوپر کا پاٹ گھومتا ہے تصوف کی اصطلاح میں قطب مدار وہ ہستی ہے جسکے دم قدم اور فیضان نفس سے تکوینی امور کی چکی محو گردش ہے غیاث اللغات کے مطابق "قطب لقب آن ولی است کہ انتظام ملکی یا شہری در عالم معنوی بحکم الہی در قبضہ اقتدار او مفوض باشد" یعنی قطب اس ولی کو کہتے ہیں کہ عالم باطن میں جسکے قبضے و اختیار میں اللہ تعالے کے اذن و عطاء سے ملکی یا شہری انتظام ہوتا ہے

قطب کے منصب پر فائز اولیاء اللہ کی تعداد عام طور پر سات ہوتی ہے انکے صدر غوث کہلاتے ہیں جب غوث انتقال کر جائے تو ان اقطاب میں سے ایک کو غوث منتخب کر لیا جاتا ہے اقطاب ہر روز غوث کے دیوان میں حاضر ہو کر رپورٹ پیش کرتے ہیں

حضرت سلطان باہو فرماتے ہیں کہ قطب کو ساتوں زمین و آسمان کی خبر رہتی ہے اقطاب اپنے روحانی پیکر کو کسی شکل میں متشکل کر کے سینکڑوں میل کی مسافت پر کام سرانجام دے لیتے ہیں

عبداللہ بن قطب شاہ معروف بہ داوا گولڑا

کتاب میزان قطبی و میزان ہاشمی اور خلاصۃ الانساب کے مطابق عبداللہ بن عون قطب شاہ کی ولادت ۴۷۱ ہجری میں ہوئی ابتداء میں آپکے عقاید بھی اپنے آباء کی طرح امامیہ تھے بعد میں حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے فیضان صحبت سے شیعہ عقاید سے تائب ہو کر اہل سنت مذھب کو اختیار کر لیا آپ اپنے شیخ کے فرمان سے سرزمین ھند میں اپنی اولاد اور متبعین کے ساتھ تشریف لائے

اور بہت سے مقامات پر کفار سے جہاد بھی کیا آپ کی تبلیغ سے بے شمار لوگ دولت ایمان سے مالا مال ہوئے

ہجرت ھند کے وقت جو ۵۵۹ ہجری میں ہوئی آپکی نرینہ اولاد کی تعداد پانچ تھی جو آپکی حرم فاطمہ کے بطن سے تھی فاطمہ حسین عثمانی دموی کی بیٹی تھیں انکی وفات ۵۵۰ میں ہوئی

آپ اپنے پانچوں صاحبزادوں جنکے نام محمد' احمد' کندلان' علی' عمر اور زید ہیں کو ساتھ لے کر اپنے باپ کی جائے اقامت پر جو وادی سون کے نام سے مشہور ہے پہنچے یہاں چھ ماہ قیام کرنے کے بعد اپنی اولاد اور کچھ ضعیف اشخاص کو طاقتور اور برگزیدہ آدمیوں کی حفاظت مین چھوڑ کر بغرض تبلیغ لاہور تشریف لے گئے' جہاں بہت سے کفار حلقہ بگوش اسلام ہوئے اور آپ کی کرامات زبان زد عام ہوئیں اسطرح جلد ہی آپ مرجع خلائق بن گئے بعد ازاں آپ نے تو مسلم معزز کھوکھر گھرانے میں شادی کر لی چند سال تک یہاں اقامت پذیر رہے یہاں آپ کی اولاد ہوئی اور اس مقام کا نام خانقاہ علو ییلین رکھا گیا اب یہ مقام خانقاہ ڈوگراں کے نام سے مشہور ہے کیونکہ وہ ڈوگر قوم کے مشائخ کا مدفن ہے

خانقاہ علو ییلین میں دوران قیام آپ نے اسلام کی اشاعت و ترویج کے لئے گراں قدر خدمات سر انجام دیں آپ کی تبلیغ سے برہم ہو کر کفار نے آپ کو شہید کرنے کا منصوبہ بنایا ایک رات جبکہ آپ ایک مکان میں تنہا سوئے ہوئے تھے آپ کو شہید کر دیا آپ کی شہادت کی خبر آپ کے معتقدین پر بجلی بن کر گری ہر طرف کہرام مچ گیا ایک جانباز نے للکار کر کہا اے کلمہ گو مسلمانوں اٹھو اپنے شیخ کے قتل کا بدلہ لو اللہ تعالے نے تمہیں شجاعت' بہادری غیرت و حمیت کی عالی صفات سے نوازا ہے اٹھو اور دشمن کو اسکی بد اعمالی کا مزا چکھاؤ یہ پکار سنتے ہی مسلمان جذبہ جہاد سے سرشار ہو گئے اور سارا دن کفار سے معرکہ آرا رہے رات کو کفار جب اپنے گھروں میں گھس گئے تو مسلمانوں نے ان پر شب خون مار کر بہت سوں کو کیفر کردار تک پہنچا دیا اور جو کچھ بچ رہے وہ بھاگ کھڑے ہوئے مال غنیمت کے ساتھ ساتھ غنیم کی عورتیں

اور لڑکے بھی مسلمانوں کے ہاتھ آئے

اسکے بعد لوگ اپنے شیخ کی میت کو انکی پہلی جائے اقامت پر لائے اور رات کو جنوبی پہاڑوں کی بلندی پر قیام کیا بعض لوگوں کے خیال میں یہ جگہ ان کا مدفن ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے یہاں پر (دادا گولڑہ موڑ) انکی میت رکھی گئی اگلے روز انہیں جائے اقامت پر لے گئے اور وہیں دفن کر دیا یہ واقع ۵۸۰ ہجری کا ہے پھر تیرہ ماہ بعد وہاں سے نکال کر ان کا صندوق مدینۃ الاسلام بغداد لے گئے اور مقبرہ قریش میں انکے باپ کے پہلو میں دفن کر دیا

محمد المعروف کنڈان

محمد بن عون قطب شاہ جناب عبد اللہ معروف بہ دادا گولڑا کے حقیقی بھائی ہیں انکی والدہ عائشہ بغدادیہ ہیں یہ اپنے والد جناب عون قطب شاہ اور بھائی عبد اللہ کی معیت میں ھندوستان آئے ان کی ولادت ۴۷۵ ھ میں مدینۃ الاسلام بغداد میں ہوئی اور شعبان ۵۱۴ ہجری کو وہیں وفات پائی اور مقبرہ قریش میں اپنے باپ اور بھائی کے پہلو میں دفن ہوئے انکی اولاد ہندوستان میں بکثرت موجود ہے

مزمل علی کلکان

مزمل علی قطب شاہ کی حرم زینب کے شکم سے پیدا ہوئے کتاب انساب الاقوام عرب کے مطابق اہل فارس نے انہیں کلکان کا نام دیا تھا کیونکہ یہ انکے ساتھ مصروف جہاد رہے انکی والدہ زینب ایک ہندو رئیس کی بیٹی تھیں جو اسلام قبول کرنے کے بعد جناب قطب شاہ کے عقد میں آئیں یہ زینب سے پیدا ہونے والی اولاد میں سب سے بڑے تھے

در یتیم جہان شاہ

صاحب میزان القطبی کے مطابق در یتیم جو جہاں شاہ کے نام سے مشہور ہوئے مزمل علی کے حقیقی بھائی تھے انکی ماں بھی زینب ہیں انکی ایک بہن رقیہ نامی تھی

زمان علی کھوکھر

یہ بھی قطب شاہ کی حرم زینب کے بطن سے پیدا ہوئے انہیں کھوکھر کہا جاتا ہے کیونکہ انکی والدہ زینب کا تعلق ھندوؤں کے کھوکھر خاندان سے تھا لھذا وہ اپنی ماں کی نسبت سے کھوکھر مشہور ہو گئے یہ اپنے دونوں بھائیوں مزمل علی اور در یتیم سے چھوٹے تھے انکی اولاد مخلوط النسب ہے

نجف علی محمد نجی

میزان قطبی اور میزان ہاشمی کے مطابق نجف علی جناب قطب شاہ کی حرم خدیجہ کے بطن سے پیدا ہوئے انکے دو بھائی فتح علی کلدان اور محمد علی چوہان اور حقیقی بہن فاطمہ تھیں

فتح علی کلدان

فتح علی کمدان کے نام سے مشہور ہوئے انکی والدہ ھندوؤں کے خاندان چوہان سے تھیں اسلام لانے کے بعد جناب قطب شاہ سے رشتہ نکاح قائم ہوا

محمد علی چوہان

محمد علی بھی جناب قطب شاہ کی حرم خدیجہ کے شکم سے پیدا ہوئے انکی ماں کا تعلق ھندوؤں کے چوہان خاندان سے تھا جن میں کچھ لوگوں نے اسلام قبول کر لیا اور کچھ کفر پر ڈٹے رہے قطب شاہ کی اولاد انکی حرم خدیجہ کی نسبت سے چوہان کہلائی

اعوان قبیلہ کے مشہور اھل اللہ

حضرت قطب شاہ اور انکے فرزند حضرت عبداللہ المعروف داداگولڑہ غوث اعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کے خلیفہ تھے اور آپکے حکم سے تبلیغ اسلام کیلئے ہندوستان کی سرزمین پر تشریف لائے تھے حضرت قطب شاہ کی اولاد مین بہت سے اولیاء کاملین ہوئے ہیں اسی کا نتیجہ ہے کہ قطب شاہی اعوان اولیاء اللہ سے حسن عقیدت رکھتے ہیں اور انکے آستانوں پر حاضری کو سعادت سمجھتے ہیں
اعوان قبیلے کے چند معروف اولیاء اللہ جن سے لاکھوں بندگان خدا فیضیاب ہوئے

- سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمتہ اللہ علیہ
- حضرت حافظ جی صاحب رحمتہ اللہ علیہ
- حضرت سلطان ابراہیم ساڑھی والے رحمتہ اللہ علیہ
- حضرت حافظ محمد عظیم رحمتہ اللہ علیہ
- حضرت میاں عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ خلیفہ مجاز شمس العارفین حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمتہ اللہ علیہ
- حضرت قاضی میاں محمد بھراوی رحمتہ اللہ علیہ 〃 〃 〃
- حضرت قاضی میاں احمد نوشہروی رحمتہ اللہ علیہ 〃 〃 〃
- حضرت میاں حفیظ ماہی رحمتہ اللہ علیہ 〃 〃 〃
- حضرت میاں عبدالحمید رحمتہ اللہ علیہ خلیفہ مجاز حضرت ثالث سیالوی رحمتہ اللہ علیہ
- حضرت خواجہ محمد عمر بیربلوی رحمتہ اللہ علیہ
- حضرت شاہ یعقوب رحمتہ اللہ علیہ
- حضرت نصیرالدین رحمتہ اللہ علیہ
- حضرت شاہ شیر محمد قادری رحمتہ اللہ علیہ
- حضرت خواجہ عبدالرحمن چھوہروی رحمتہ اللہ علیہ

حضرت بابا سجاول رحمتہ اللہ علیہ

انکے علاوہ اس قبیلہ کے اور بہت سے مستورالحال اولیاء اللہ ہیں جو اپنے اپنے مقام پر سرچشمہ خیر و برکت ہیں

عادات و خصائل

صاحب مناقب سلطانی اپنی کتاب کے صفحہ ۸ پر اعوان قوم کے خصائل بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں

اعوان قبیلوں میں اپنے علوی اور ہاشمی نسب کے خصائل کی بعض عادتیں اب تک پائی جاتی ہیں یعنی تمام مرد اور عورتیں سخی اور بہادر' صاحب حیاء' صاحب وفا' دیانتدار امین عہد کے پکے' بامروت' مہمان نواز' خیرات خرچ کرنے والے ہیں گویا اپنا گوشت پوست بھی مہمان اور مسکین پر خرچ کر ڈالتے ہیں اس قوم کا ہر اعلی و ادنی بھی آسودہ حال نہیں ہوتا بلکہ ان کاموں میں مال خرچ کر دینے کے سبب مقروض ہی رہتے ہیں اس علاقے میں دینداری اور پرہیزگاری کا بڑا چرچہ ہے حرام کا یہاں مطلق رواج نہیں اس ملک میں اکثر حلال کا رواج ہے وہاں کے علماء فقیہ دیندار اور پرہیزگار کی زیادہ تحقیق کرتے ہیں بد عقیدہ اور بے دینوں کو اپنے ملک میں ٹھہرانا تو درکنار داخل بھی نہیں ہونے دیتے بلکہ ان پر سختی کر کے جہاں تک ہو سکے ان سے توبہ کراتے ہیں حتی کہ کوئی نشہ کرنے والا' رنڈیاں' ہیجڑے' رافضی وغیرہ اب تک اس علاقے میں کوئی نہیں اور نہ وہاں پر رہنے دیتے ہیں وہاں کے باشندے مسجدوں' طالبعلموں' قرآن مجید کے حافظوں' علم فقہ کے طالبعلموں اور مسافروں کی ایسی خدمت کرتے ہیں کہ ملک ھند میں کہیں نہیں کی جاتی

اب اس گئے گزرے آخری زمانے میں بھی اس علاقے میں ہزارہا آدمی صالح متقی اور دیانتدار ہیں اور یہ مردم خیز علاقہ ہے اور کوئی شہر اور قصبہ ایسا نہیں جس میں صاحب

اثر و ھدایت اور صاحب احوال باطن آدمی نہ ہو ہزارہا آدمی حافظ قرآن شب بیدار اور تہجد خواں ہیں ہر مرد و عورت پانچوں وقت کی نماز فریضہ مسجدوں میں باجماعت ادا کرتے ہیں مسجد کی تعظیم اور خدمت اس درجہ کرتے ہیں گویاانہوں نے اپنے اپنے گاؤں میں ایک ایک دربار آراستہ کر رکھا ہے اور ہر مسجد میں کلام اللہ شریف اور فقہ کا درس جاری رہتا ہے ماہ رمضان میں دن کو کھانا پکانا بالکل ہی بند ہے "اللہ علی کل شہید" (مناقب سلطانی)

واضح رہے کہ کتاب مناقب سلطانی سوا سو سال پہلے کی تصنیف ہے

مردم شماری کی رپورٹ بابت ۱۸۸۱ء میں ہے

ان علاقوں میں فوج کے بکثرت جوان ملتے ہیں کوھستان نمک کے اعوانوں کو بہادر اور ملنسار سمجھا جاتا ہے

اس علاقے میں سخت قسم کی قانون شکنی پائی جاتی ہے اور سول انتظامیہ کو بہت وقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے معمولی معمولی باتوں پر جھگڑتے ہیں اس علاقے کے علاوہ کہیں بھی اعوانوں کو اعلی مقام حاصل نہیں وہ دوسرے قبائل میں لڑکیوں کی شادی نہیں کرتے سوائے خاندان سادات کے

مسٹر تھامسن اور مسٹر ڈیوس کے خیال میں

اعوان بہادر ہے اور بلند حوصلہ مگر کاہل قوم ہے پرانی روایات کو زندہ رکھنے میں بہت پرجوش ہیں انکی اکثر لڑائیاں قتل و غارت پر ختم ہوتی ہیں انھیں چاہئے کہ علاقے کے سچے واقعات کو فخر سے بیان نہ کریں تاکہ جرائم سے آزاد ہو سکیں

موٴرخ لالہ جیارام کی رائے ہے کہ

اعوانوں کے جنجوعوں کے ساتھ بڑے معرکے رہے اور ٹوانوں کے ساتھ بھی اور کل پہاڑی علاقہ اعوانوں نے زیر کیا اور دوسری قوموں سے چھین لیا انہیں خصائل کا نتیجہ ہے کہ کوئی اور شغل نہ ہونے کی صورت میں آپس میں لڑتے رہتے ہیں انگریزوں نے انکے نفسیاتی مطالعے کے بعد انہیں اپنی افواج میں بھرتی کیاچنانچہ پہلی جنگ عظیم (۱۹۱۴-۱۸) کے بعد رلیا رام نے تاریخ جنگ یورپ میں اعوانوں کی جنگ میں شمولیت اور کارناموں کی پرزور تعریف کی ہے

مسٹر ولسن گزیٹر ۱۸۹۷ء میں لکھتے ہیں

اعوان کلی طور پر دھقان قبیلہ ہے شجرہ نسب کے لحاظ سے یہ قطب شاہ کی اولاد ہونے کا دعوی کرتے ہیں جن کا شجرہ نسب حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے اچھے کاشتکار ہیں پہاڑ کے اوپر کی زمینوں جن پر کاشتکاری مشکل ہے کو بارش اور پہاڑ کے پانی سے سیراب کرتے ہیں اس وقت ان کی تعداد باون ہزار پانچ سو چھبیس ہے جن میں زیادہ تعداد فوج اور پولیس میں ملازم ہے اس ضلع میں ایک سو تینتیس نمبردار اعوان ہیں جو دیگر قبیلوں سے زیادہ ہیں